تحریک جدید کے ۵۹ ویں سال کا اعلان

اپنی مالی وسعت کے مطابق قربانی کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ /اکتوبر ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تحریک جدید کو جاری ہوئے 58 سال گزر چکے ہیں اور 59 سال میں اب ہم داخل ہو رہے ہیں۔ اس لحاظ سے دفتر اوّل کے 58 سال پورے ہوئے ہیں کیونکہ تحریک جدید کے آغاز پر جو مالی تحریک کی گئی تھی اُس میں شامل ہونے والوں کو دفتر اوّل کے شامل ہونے والوں کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ کچھ عرصے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دوسرے دفتر کا آغاز فرمایا یعنی دس سال کے بعد، دوسرے دفتر کا نام دفتر دوم رکھا گیا۔ اُس کو بھی اب 48 سال گزر چکے ہیں۔ دفتر سوم کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اُس کو 27 سال پورے ہوئے۔ پھر میں نے انگلستان میں دفتر چہارم کا آغاز کیا اور اسے 7 سال پورے ہوئے ہیں اور ہم اب آٹھویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔

دفاتر سے مراد یہ ہے کہ ایک نسل جو چندوں میں شامل ہوتی ہے اُس کے کچھ عرصے کے بعد نئے بچے بھی جوان ہو جاتے ہیں، کمانے لگ جاتے ہیں اور نئے احمدیت میں داخل ہونے والے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے رنگ سیکھ لیتے ہیں۔ تو نئی نسل گویا کہ چندہ دینے والوں کی ایسی پیدا ہو جاتی ہے جنہیں خصوصیت کے ساتھ اپیل کرنا ضروری ہوتا ہے اور تجربہ یہی ہے کہ ہر دفتر کے

اضافے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید میں چندہ دینے والوں کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا اور انہوں نے مالی قربانی میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے جو عظیم کامیابیاں عطا فرمائی ہیں ۔اُن کی داستانیں تو اب دنیا کے چاروں براعظموں تک پھیلی پڑی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس وقت ایک سو چھبیس ممالک سے زائد ایسے ممالک ہیں جن میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے اور جہاں قائم ہوئی وہاں کثرت کے ساتھ پھیل رہی ہے اور ترقی کر رہی ہے۔تو وہ پودا جو آج سے 58 سال پہلے لگایا گیا تھا اب ایک ایسا تناور درخت بن گیا ہے کہ جس کی شاخیں سب دنیا پر پھیلی پڑی ہیں۔

جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہر مالی تحریک میں بہت غیر معمولی جوش سے حصہ لیا ہے اور تحریک کے آغاز پر جو ولولہ دکھایا گیا اصل قابلِ تعریف بات یہ ہے کہ اُس ولولے میں آگے کمی نہیں آنے دی اور جتنے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں شامل ہونے والے تحریک جدید کے دفتر اوّل میں تھے کوئی دن مجھ پر ایسا نہیں آیا، کوئی سال ایسا نہیں گزرا جس میں وہ مالی قربانی میں ترقی نہیں کرتے چلے گئے۔ پھر ایک تحریک نہیں اس کے بعد اور تحریکیں بھی جاری ہوئی اور پھر اور تحریکیں بھی جاری ہوئیں اور کبھی کسی قربانی کرنے والے نے یہ شکوہ نہیں کیا کہ پہلے ہی بہت سی تحریکیں ہیں اب اور تحریکیں بھی جاری کر رہے ہیں۔ہم کہاں سے اتنے چندے لا سکتے ہیں۔ بلکہ ہر تحریک پر مسابقت کرنے والوں میں مسابقت کی روح دکھائی اور اُسی جذبے سے ہر تحریک میں شامل ہوئے جس جذبے سے پہلی تحریکوں میں شامل ہوتے رہے اور اب تو تحریکات کی فہرست بہت لمبی ہو چکی ہے۔ اور میرے لئے اُس کو یاد رکھنا بھی مشکل ہے **لیکن ایک بات یقینی اور قطعی ہے کہ احمدی احباب کو اللہ تعالیٰ نے ایسے خمیر سے پیدا فرمایا ہے جس کی فطرت میں ہارنا اور کمزوری دکھانا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہر ایک تحریک پر جماعت نے ایک دوسرے سے بڑھ کر لبیک کہا** اور حیرت انگیز طور پر قربانیوں میں ترقی کرتی چلی گئی۔اس لئے آج ہم تمام دنیا میں یہ اعلان خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کر سکتے ہیں کہ اس جماعت جیسی کوئی جماعت دنیا میں موجود نہیں۔ اس جماعت کے پاسنگ کو بھی دوسری جماعتیں نہیں آتیں۔ وہ دشمن جو آج حیرت سے جماعت کی ترقیات کو دیکھ رہے ہیں اور ان وسوسوں میں مبتلا ہیں کہ خدا جانے ان کے پاس پیسے کہاں سے آتے ہیں۔ان کو پتا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ

جن لوگوں کو غنی دل عطا کر دے، خدا تعالیٰ جن لوگوں کو اپنی راہ میں قربانی کے چسکے عطا فرما دے، قربانی کے مزے عطا کر دے، اُن کے لئے یہ سوال نہیں ہوا کرتا پیسے کہاں سے آئیں گے۔ رازق اللہ تعالیٰ ہے جو اپنی راہ میں خرچ کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ وہ توفیق بھی بڑھتا چلا جاتا ہے اور جماعت کے اموال میں عموماً ہمیشہ ترقی ہی ہوتی رہی ہے۔ تحریکات کے نتیجے میں جماعت کسی غربت میں مبتلا نہیں ہوئی۔ پس یہی سلوک جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جاری و ساری ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ہمیشہ یہ سلوک جاری و ساری رہے اور جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں جماعت اب مالی قربانیوں کے لئے ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے اور بعض ایسی ایسی عظیم قربانیوں کے لئے تیار ہے کہ جن کے متعلق چند سال پہلے بھی میں سوچ نہیں سکتا تھا۔

اب جب ہم نے عالمی پیمانے پر مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ٹیلی ویژن کے صوتی اور تصویری نظام سے فائدہ اٹھایا اور خطبات کے Televise کرنے کا سلسلہ جاری ہوا تو شروع میں جو خرچ اتنا بڑا دکھائی دیتا تھا کہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیسے پورا ہوگا مگر جرمنی کی ایک ہی جماعت نے میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے کہا کہ آپ خرچ کی پرواہ نہ کریں یہ جتنا خرچ ہے وہ اکیلے جرمنی کی جماعت ادا کرے گی اور پھر فوراً اُس وعدے کو پورا کیا اور کبھی یاد دہانی کرانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

کینیڈا میں جب مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اور موقع میسر آیا جس سے استفادے کے لئے پروگرام بنایا جا رہا ہے تو وہ موقع بہت ہی اعلیٰ اور قیمتی موقع ہے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم ضرور فائدہ اٹھائیں گے مگر اخراجات اتنے زیادہ تھے کہ اُن کے تصور سے ہی آدمی پریشان ہوتا تھا کہ اتنی بڑی رقمیں آئیں گی کہاں سے۔ تو کینیڈا کے اور امریکہ کے امیر صاحبان سے میں نے ذکر کیا تو کینیڈا کے امیر صاحب نے فوری طور پر جماعت کینیڈا کی طرف سے پانچ لاکھ ڈالر سالانہ کا وعدہ کر دیا اور بڑے اطمینان سے کہا کہ میں مشورہ کرنے کے بعد بتا رہا ہوں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس وعدے پر قائم رہیں گے اور اسی طرح امریکہ کے امیر صاحب نے بھی فرمایا کہ جب میں واپس جاؤں گا تو جماعت کے سامنے یہ بات رکھوں گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ کینیڈا سے ہم پیچھے نہیں رہیں گے تو وہ بڑی رقم جو بہت ہی بڑی دکھائی دیتی تھی۔ اُس کا ایک حصہ ان دو وعدوں نے پورا کر دیا میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ جب یہ تحریک تمام امراء تک پہنچائی جائے گی، تمام ملکوں کو پہنچائی جائے گی تو جتنی

ضرورت ہے اُس سے کم نہیں بلکہ زیادہ روپیہ ہی میسر آئے گا۔ اُس کی تفصیل میں اس وقت بیان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ پہلے ہی دشمن یعنی احمدیت کا دشمن ایک شدید عذاب میں مبتلا ہے اور ہر طرف ہاتھ پاؤں مار رہا ہے کہ کسی طرح جماعت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقیات کی راہ میں حائل ہو سکے اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جو خطبات کے نشر کرنے کا سلسلہ ہے اس نے تو اُن کی امیدوں پر ایسی چوٹ ماری ہے کہ تلملا اٹھے ہیں اور کچھ پیش نہیں جاتی۔ حکومتوں سے درخواست کر رہے ہیں کہ کسی طرح جماعت احمدیہ کی کوششوں کی راہ میں حائل ہو جائیں کسی طرح اس آفاقی پیغام رسانی سلسلے کو بند کر دیں مگر حکومتیں کچھ نہیں کرسکتی جو فیصلے آسمان سے اترتے ہیں اُن کو روکا نہیں جا سکتا۔

تو جس بات کا میں نے ذکر کیا ہے وہ جب انشاءاللہ تعالیٰ آپ پر کھل جائے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ غالباً اُس کے آغاز کا بہترین دن 23 ر مارچ ہوگا یعنی جماعت احمدیہ کے آغاز کا دن۔ اُس کے بعد آپ دیکھیں گے انشاءاللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کیسے ساری دنیا میں حیرت انگیز طور پر جماعت کا پیغام گھر گھر پہنچے گا اور مسلسل پہنچے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔ تو تحریک جدید کا آغاز تو بہت ہی چھوٹا سا ہوا تھا چند ہزار سے لیکن اب جس مرتبے اور مقام پر تحریک جدید پہنچ چکی ہے اُسی کی برکتیں ہیں دراصل یہ جو ہم کھا رہے ہیں لیکن جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں تو میری نظر اُس سے پیچھے کی طرف جاتی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آ کر ٹھہرتی ہے۔ دراصل تحریک جدید ہو یا انجمن ہو یا کوئی تحریک ہو اُس کا آغاز اُس جری اللہ نے کیا ہے جسے ہم مسیح موعود اور مہدی معہود جانتے اور یقین کرتے ہیں۔ حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں ہی کی برکتیں ہیں اور آپ کے صحابہ کی قربانیاں ہیں جو اس اخلاص کے ساتھ، گہرے خلوص کے ساتھ خدا کے حضور پیش کی گئیں۔ اُن قربانیوں نے لازماً بڑھنا اور پنپنا تھا اور اُن کے لئے ساری دنیا پر پھیلتے چلے جانا مقدر ہو چکا تھا۔ پس وہاں نظر جاتی ہے تو پھر حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے قدموں پر نظر پڑتی ہے، ان کے قدموں کی برکت ہے۔ آپؐ نے چودہ سو سال پہلے جو مسیح موعود کی پیشگوئیاں فرمائیں اور مسیح موعود سے جو عظیم عالمی ترقیات وابستہ فرمائیں یہ کہہ کر کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (توبہ:۳۳) محمد رسول اللہ کا پیغام ساری دنیا پر غالب آنے کے لئے بنایا گیا ہے اور مفسرین نے یہ لکھا کہ یہ غلبہ مسیح موعود کے دور میں شروع ہوگا، انجام تک پہنچے گا یعنی اپنے کمال کو پہنچے گا

اور لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کا اطلاق اپنے تمام کمال کے ساتھ مسیح موعود کے زمانے میں پورا ہوگا پس اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ آغاز اُسی وقت کے آغاز ہیں اور ہم تو پھل کھانے والے ہیں لیکن خدا کا بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں پھل کھانے کی بھی توفیق عطا فرمائی اور اس مقدس درخت کی آبیاری کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

پس جب تک جماعت احمدیہ اسی احترام کے جذبے کے ساتھ اسی خلوص کے ساتھ اسلام کی خدمت پر کمر بستہ رہے گی انشاءاللہ تعالیٰ ساری دنیا میں اسلام کے پھیلانے اور غالب کرنے کے سہرا جماعت احمدیہ ہی کے سر رہے گا اور کوئی نہیں جو ہمارے سر سے یہ سہرا چھین سکے۔ یہ سہرا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ہاتھوں نے ہمارے سروں پر رکھا ہے، یہ سہرا مسیح موعود کے سر پر باندھا گیا اور آپ کی ہی برکت سے آج یہ احمدیوں کے سر پر ہے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس تقدس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ ہمیشہ انشاءاللہ اس قربانیوں میں بیش و پیش آگے بڑھتی رہے گی۔

یاد رکھیں کہ قربانیوں کے نتیجے میں جماعت کے اموال میں کمی نہیں آتی، افراد کے اموال میں کمی نہیں آتی، خاندانوں کے اموال میں کمی نہیں آتی بلکہ غیر معمولی برکتیں ملتی ہیں۔ صرف وقتی طور پر ایک خوف ہوتا ہے کہ یہ روپیہ میں نے فلاں کام کے لئے رکھا ہے، فلاں چیز کے لئے ہے یہ اگر میں نے دے دیا تو میرا کیا بنے گا۔ لیکن حواس خوف کو خرچ کر دیتے ہیں، ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور خدا پر توکل کر کے خدا کی راہ میں قربانیاں کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ویسے ہی سلوک فرماتا ہے جیسے ایک زمیندار اپنے کھانے کے دانے بچائے ہوئے رکھے ہوں وہ مٹی میں رول دیتا ہے۔ خدا کی رحمت پر امید رکھتے ہوئے کہ خدا ضرور ان دانوں میں برکت دے گا اور پھر وہ برکت دیتا ہے۔ روحانی طور پر قربانی کرنے والوں کے لئے ان برکتوں سے زیادہ برکتیں مقدر ہیں جو دنیاوی نظام میں رحمت سے فائدہ اٹھانے والوں کے لئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ دنیاوی نظام رحمت سے فائدہ اٹھانے والوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ایک دانہ سات سو دانوں تک ترقی کر جائے گا یعنی برکت پا جائے گا اور اگر ایک دانہ سات سو دانے بن جائیں تو اتنی بڑی پیداوار ہے کہ زمیندار اب تک اُس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آج تک جو سائنس نے ترقی کی ہے اُس کے پیش نظر گندم کی پیداوار جو میرے علم میں ہے زیادہ سے زیادہ 80، 90، 100 من تک پہنچ جاتی ہے ایک من بیج اگر کھیت میں

ڈالا جائے تو سومن پیداوار ہو تو بہت ہی غیر معمولی پیداوار ہوگی۔لیکن قرآن کریم نے وعدہ فرمایا ہے ایک دانہ سات سو دانوں میں تبدیل ہو سکتا ہے ۔ ہو سکتا ہے آئندہ جب سائنس ترقی کرے تو زمینداروں کو ایک من کے بدلے سات سو من ہونا شروع ہو جائیں۔لیکن اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے جس کے لئے چاہے اس سے زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہاں روحانی قربانی کرنے والوں کا ذکر ہے یعنی روحانی قربانی سے مراد ہے خدا کی خاطر دین کے لئے قربانی کرنے والوں کا ذکر ہے۔اُن کو خدا تعالیٰ واقعۃً ایک سے سات سو نہیں بلکہ سات سو سے بعض دفعہ مزید سات سو گنا بڑھا دیتا ہے۔قربانیوں کے مقابل پر پھل اس کثرت سے عطا ہوتا ہے اُس کا کوئی حساب باقی نہیں رہتا۔وہ بے حساب دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ اب تک جو سلوک ہے وہ ایسے ہی چلا آ رہا ہے۔ ہر قربانی کے بعد خدا تعالیٰ نے توفیق بڑھائی، ہر توفیق دہرانے کے بعد نئی قربانیوں کی توفیق ملی۔ نئی قربانیوں کے بعد پھر خدا نے توفیق بڑھا دی۔گویا کہ ایک جاری و ساری سلسلہ ہے جس کی کوئی مثال دنیا کے پردے پر کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔

تحریک جدید کے ضمن میں میرا دستور رہا ہے کہ میں موازنے کے طور پر مختلف جماعتوں کی قربانی کا ذکر کرتا ہوں تا کہ مسابقت کی روح بڑھے ایک دوسرے کو دیکھ کر جماعتوں میں آگے بڑھنے کی تحریک پیدا ہو اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان ہمیشہ صف اوّل میں رہا اور صف اوّل میں بھی پہلے درجے پر رہا ہے امسال بھی پاکستان نے یہ پوزیشن برقرار رکھی ہے اور تمام دنیا کی جماعتوں میں تحریک جدید کے چندوں میں بھی پاکستان سب سے زیادہ ہے اور تحریک جدید کے مجاہدین کی تعداد کے لحاظ سے بھی پاکستان کی جماعتیں دنیا کی جماعتوں سے آگے ہیں۔ دوسرے درجے پر جرمنی آگے بڑھ رہا ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے گزشتہ چند سال سے بعض دوسری جماعتوں نے بہت کوشش کی کہ جرمنی کو پیچھے چھوڑ جائیں لیکن اللہ کے فضل سے انہوں نے اپنا یہ اعزاز برقرار رکھا۔ جرمنی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کے 1,50,945 پاؤنڈ اسٹرلنگ کے مقابل پر امسال 1,96,561 پاؤنڈ اسٹرلنگ وصولی ہوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی وصولی ہے اور بہت سے ایسے ملکوں کا بوجھ جماعت جرمنی نے اٹھالیا ہے جو جرمنی کی مدد کے محتاج ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جماعت جرمنی کو بڑا اعزاز بخشا ہے، خدا یہ اعزاز برقرار رکھے۔

امریکہ بھی پہلے کی نسبت کافی آگے آیا ہے دن بدن امریکہ کا مالی نظام مضبوط تر ہو رہا ہے لیکن ابھی جرمنی سے بہت پیچھے ہے وہاں بھی گزشتہ کے مقابل پر تو اضافہ ہوا ہے لیکن غیر معمولی اضافہ نہیں۔ امسال وعدے 91,912 پاؤنڈ تھے جس کے مقابل پر وصولی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 94,803 پاؤنڈ ہوئی ہے یعنی وعدوں سے وہ آگے بڑھ گئے ہیں اس سے پہلے سال 78,947 کے وعدے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کی مالی قربانی کا معیار بڑھ رہا ہے پچھلے سال 78,947 کے مقابل پر وصولی بھی بعینہٖ 78,947 ہی تھی تو امسال نہ صرف یہ کہ وعدے بڑھائے گئے بلکہ وعدوں سے بڑھ کر ادائیگی ہوئی۔ UK نے بہت زور مارا کہ کسی طرح امریکہ سے آگے نکل جائے لیکن ابھی تک وصولی 80,923 پاؤنڈ سے آگے نہیں بڑھ سکی۔ آنے سے پہلے مجھے ان کا پیغام ملا کہ کچھ اور انتظار کریں ہم کوشش کریں گے اور ہمیں امید ہے کہ جو وعدے وصول ہونے والے ہیں وہ وصول ہو گئے تو پھر ہم امریکہ سے آگے نکل جائیں گے۔ میں نے اُن کو جواب دیا کہ امتحان کا وقت تو آ گیا ہے اب جو پرچہ لے رہے ہیں آپ۔ اب یہ انتظار نہیں ہو سکتا کہ آپ زیادہ تیاری کر کے آئے مضمون اور زیادہ اچھی طرح یاد کریں گے امتحان دے سکیں گے جو پہلے کرنا تھا پہلے کر لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے جو سعادت امریکہ کو بخشنی تھی بخش دی۔ ۱۴ ہزار کے فرق کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ انگلستان سے آگے بڑھ گیا ہے۔ انڈونیشیا میں بھی خدا کے فضل سے دن بدن بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب انڈونیشیا امسال 54789 فنڈز کی قربانی پیش کرنے کی توفیق پا چکا ہے۔ کینیڈا کے اوپر کیونکہ دوسرے Load بہت زیادہ تھے مسجد بنانے کے اسی قسم کے اور بعض اخراجات تھے۔ ابھی وہ امریکہ سے کافی پیچھے ہے۔ اُن کا نمبر چھٹا ہے۔ 54,765 پاؤنڈ کی وصولی ہوئی ہے۔ جاپان ساتویں نمبر پر ہے اور جاپان کا چندہ 20,588 پاؤنڈ ہے پھر ماریشس کا نمبر آتا ہے پھر انگلستان کا پھر سوئٹزر لینڈ کا لیکن ان اعداد و شمار کو اگر مختلف زاویوں سے پلٹ کر دیکھا جائے۔ اوّل دوم سوم وغیرہ کی ترتیب بدل جاتی ہے۔

اس سلسلے میں میں بعض مختلف زاویوں سے آپ کے سامنے پوزیشن رکھتا ہوں۔ فیصد اضافے کے اعتبار سے سوئٹزرلینڈ کی پوزیشن دنیا میں پہلے نمبر پر آ جاتی ہے۔ جاپان دوسرے نمبر پر، جرمنی تیسرے نمبر پر، پاکستان چوتھے نمبر اور امریکہ پانچویں نمبر اور یوکے چھٹے نمبر پر چلا جاتا ہے۔

جہاں تک فی کس قربانی کا تعلق ہے اس پہلو سے اگر دیکھیں تو حسب سابق جاپان نے جو خدا تعالیٰ سے غیر معمولی توفیق پائی ہے یہ جھنڈا ابھی تک اُنہی کے ہاتھ میں ہے باقی دنیا کو بہت پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں فی کس چندہ کی اوسط 60 پاؤنڈ بنتی ہے جبکہ جاپان میں 134 پاؤنڈ فی کس اوسط بن رہی ہے۔ امریکہ خدا کے فضل سے امیر ملکوں میں سے اور جماعت احمدیہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے امیر آدمی موجود ہیں کہ اگر وہ چاہیں اُن کے لئے جاپان کو پیچھے چھوڑنا کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن توفیق محض دولت سے نہیں ملا کرتی۔ دل کی وسعت سے ملتی ہے اور خدا کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے دل کو وسعت رفتہ رفتہ عطا ہوا کرتی ہے۔ بہت کم ایسے ہیں جن میں اچانک انقلاب برپا ہو۔ میرا تجربہ یہی ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں دل کھولتے ہیں کچھ قدم مشکل سے اٹھانے پڑتے ہیں پھر وہ قدم آسان ہو جاتے ہیں پھر اگلے قدم، پھر اگلے قدم۔ رفتہ رفتہ انسان ترقی کرتا رہتا ہے اور استطاعت بڑھتی رہتی ہے۔ تو امریکہ میں اگرچہ خدا کے فضل سے مالی استطاعت ہے لیکن چندوں کے لحاظ سے ابھی ویسی استطاعت پیدا نہیں ہوئی لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ گزشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً ترقی کی طرف قدم ہے اور اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا تو انشاء اللہ ضرور بہت آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ بہر حال جاپان اس وقت ساری دنیا کی جماعتوں کے لئے چیلنج بنا ہوا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعتیں اس چیلنج کو قبول کرنے کی کوشش کریں گی۔

اس دفعہ جب کینیڈا کی مسجد میں امریکہ سے احمدی تشریف لائے ہیں تو ایک یہ خوشی کی بات تھی اتنی بڑی تعداد میں وہ شامل ہوئے ہیں اس کا ہمیں کوئی تصور نہیں ملتا۔ سترہ سو سے زائد احمدی خدا کے فضل سے امریکہ کے مختلف حصوں سے تشریف لائے۔ بعض حصے اتنے دور ہیں جتنا انگلستان سے امریکہ دور ہے۔ بڑے جوش اور ولولے سے انہوں نے حصہ لیا اور سب کا عمومی تاثر یہ تھا کہ اس مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت سے جہاں خوشی بہت ہوئی ہے وہاں شرمندگی بھی بہت ہوئی ہے کیونکہ وہ امریکہ کو ایک قسم کا مان کہتے ہیں جسے۔ مان ہے کہ ہم بہت بڑا ملک ہیں امیر ملک ہیں جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص ہے تو اب تک امریکہ کو مسجد بنانے کی توفیق نہیں مل سکی۔ مگر کینیڈا جو نسبتاً دوسرے نمبر کا ملک ہے۔ اُس کو توفیق مل گئی ہے اور بڑی شاندار اور بڑی خوبصورت مسجد

بنانے کی توفیق ملی اور بہت بڑی مالی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ امریکہ کا تو حال یہ تھا کہ میں نے گھر میں ذکر کیا تو امریکہ کے احمدیوں پر رحم بھی آتا تھا۔ اُن کے اوپر اُس لطیفے کا کچھ نہ کچھ اطلاق ہوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک گجر کا جس کو چوری کرنے کی عادت تھی۔ وہ ایک دفعہ ایک ایسے گھر چلا گیا جہاں اُس کی لڑکی بیاہی ہوئی تھی تو بچارے سے اندھیرے میں غلطی ہوئی اس کو پتا نہیں لگا کہ میں کس گھر میں چوری کررہا ہوں۔ وہ اپنی لڑکی کے گھر چوری کررہا تھا اور اُسی وقت پکڑا گیا۔ پہلے تو لوگوں نے اندھیرے میں پکڑ کے خوب مارا۔ بعد میں کسی کو خیال آیا کہ مارا ہم نے کافی ہے لیکن پتا تو کریں کہ ہے کون؟ روشنی لاؤ تو روشنی لا کے جو دیکھا تو وہ بیٹی کا باپ نکلا۔ خیر انہوں نے چھوڑ دینا تھا چھوڑ دیا۔ واپس آ کر جو اُس نے قصہ اپنی بچوں میں بیان کیا۔ وہ یہ تھا کہ اس طرح ہوا اور اس طرح ہوا اور جب میں پکڑا گیا اندھیرے میں تو اُن کو پتا نہیں تھا کہ میں کون ہوں، مجھے بہت مارا لیکن جب روشنی میں دیکھا کہ میں کون ہوں، تو آتے جائیں اور شرمندہ ہوتے جائیں، آتے گئے اور شرمندہ ہوتے گئے وہ سارا واقعہ تو چسپاں نہیں ہوتا بہر حال لیکن آتے جائیں اور شرمندے ہوتے جائیں والا واقعہ ضرور چسپاں ہورہا تھا۔ جتنے بھی امریکن احمدی تشریف لائے ہیں سب نے مجھ سے مل کر یہی کہا کہ ہم خوش بھی بڑے ہوئے ہیں اور شرمندہ بھی بڑے ہوئے ہیں۔ اُمید رکھتا ہوں کہ یہ شرمندگی جو خدا کی خاطر ہے یہ نیک پھل لائے گی انشاء اللہ تعالیٰ امریکہ کو بھی نہ صرف ایک بلکہ کئی مسجدیں بنانے کی توفیق ملے گی اور نیک کاموں میں مسابقت کی روح پیدا ہوگی اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

امریکہ کے بعد جرمنی کی باری ہے فی کس چندے کے اعتبار سے اور یہ چندہ 28.29 پاؤنڈ فی کس ہے جرمنی کی جماعت کے جو حالات ہیں اُن کے پیش نظر بہت بڑی قربانی ہیں، کیونکہ بھاری تعداد ایسی ہے جن کی بہت ہی معمولی آمد ہے اور جرمنی میں نے یہ پڑھا تو میں حیران رہ گیا کہ کس طرح اس جماعت کو عظیم قربانی کی توفیق ملی۔ اُس کے علاوہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے تمام عالمی نظام جو مواصلاتی سیارے کے ذریعے ٹیلی ویژن کا پیغام پہنچانے کا نظام ہے۔ اس میں بھی انہوں نے بڑی قربانی کی ہے اور بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر چندے میں پیش پیش ہیں تو اس لحاظ سے یہ جماعت بھی خصوصیت سے دعا کی مستحق ہے۔

UK کا نمبر چار لکھا ہوا ہے جو غلطی سے غالباً کیونکہ یو کے کی اوسط 33 پاؤنڈ بنتی ہے، جرمنی

سے اوپر نام ہونا چاہئے تھا۔ کینیڈا کی 22 ہے، ماریشس کی 15، سوئٹزرلینڈ کی 12، انڈونیشیا کی 6، غرضیکہ اسی طرح ملکی اقتصادی کے حالات کے پیش نظر اور کچھ قربانی کے معیار کے پیش نظر یہ اوسطیں بدلتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو سب نیک کاموں میں ایک دوسرے سے مسابقت کی روح عطا کرے اور اموال اور وسعتوں میں برکت عطا فرماتا رہے۔

مجاہدین کی تعداد کے لحاظ سے پاکستان ہمیشہ کی طرح صف اوّل میں ہے اور پہلا سال ہے غالباً کہ ایک لاکھ سے تعداد آگے گزر چکی ہے۔ گزشتہ چند سال سے میں پاکستان کے دفتر تحریک جدید کو تاکید کر رہا تھا کہ کوشش کر کے جلد از جلد تعداد کو ایک لاکھ تک پہنچائیں، اس سے آگے بڑھائیں الحمدللہ کہ خدا کے فضل سے یہ سال اس لحاظ سے بھی ہماری ترقیوں کی راہ میں ایک عظیم سنگ میل کا اضافہ کر رہا ہے کہ جماعت احمدیہ میں تحریک جدید کے چندے دینے والے ایک لاکھ سے اوپر ہو چکے ہیں اور حکومت کے اعداد وشمار کے مطابق کل احمدیوں کی تعداد ۸۷ ہزار یا اس کے لگ بھگ بنتی ہے یہ سمجھ نہیں آتی کہ باقی کون ہیں چندہ دینے کرنے والے اور ظاہر ہے کہ ساری جماعت تو ان چندوں میں شامل نہیں ہوا کرتی ایک حصہ ہے جماعت کا جو شامل ہے باقی تو بہت سی ذیلی جماعتیں ہیں جہاں چند گنتی کے آدمی ہوں گے جو تحریک جدید کے چندے میں شامل ہو سکتے ہوں۔

اس کے بعد امریکہ کا نمبر ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ امریکہ میں چندہ دینے والوں کی تعداد میں بڑا نمایاں اضافہ ہوا ہے اور 1169 کے مقابل پر امسال ان کے چندہ دہندگان تحریک جدید کی تعداد 1577 ہوگئی ہے۔ جرمنی کا نمبر 2 ہے دراصل جلدی میں جو لسٹ انہوں نے تیار کی ہے اس میں ترتیب سے نہیں لکھا کیونکہ ہندوستان کے 12993 لکھے ہیں مجھے نہیں یقین کہ تعداد درست ہو۔ لیکن ان کے چندے کے مقابل پر یہ تعداد صحیح دکھائی نہیں دیتی مگر ممکن ٹھیک ہو اگر ہے تو بہت بڑی کامیابی ہے اللہ تعالیٰ ہندوستان کے لئے بھی مبارک کرے۔ وہاں تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد 12993 ہوگئی ہے۔

اس کے بعد پھر نمبر آتا ہے انڈونیشیا کا۔ انڈونیشیا میں 9691 تحریک جدید کے مجاہدین ہیں اور پھر جرمنی کا نمبر ہے جس میں 6806 افراد کو توفیق ملی ہے۔ جرمنی کی تعداد کے لحاظ سے جہاں کل احمدیوں کی تعداد ہے خدا کے فضل سے بہت بڑی تعداد ہے جنہوں نے حصہ لیا ہے۔ UK کا نمبر

پھر اس کے بعد ہے جو 3503 ہے اور پھر آتا ہے کینیڈا 2500 اور باقی پھر درجہ بدرجہ اس سے کم ہیں۔
یہ تو ہیں اعداد و شمار اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان اعداد و شمار کو سن کر مختلف جماعتوں میں تحریک پیدا ہوئی ہوگی۔ تفصیل سے ساری جماعتوں کے اعداد و شمار بیان کرنے کا تو یہاں موقع نہیں ہے۔ یہ چند نمونے ہیں آپ کو بتانے کے لئے مختلف زاویوں سے جب ہم دیکھتے ہیں تو کسی پہلو سے کوئی جماعت ترقی کر کے آگے نکل جاتی ہے اور کسی پہلو سے کوئی دوسری جماعت آگے بڑھنے کی توفیق پاتی ہے۔ دراصل تو دلوں پر نگاہ رہنی چاہئے، دلوں میں اگر اخلاص بڑھ رہا ہو تو قربانی کے ظاہری پیمانے درحقیقت اُسی کا منظر پیش کرتے ہیں۔ ہمیں روپے کے اعداد و شمار میں بذات خود دلچسپی نہیں ہے۔ میں تو کبھی ان اعداد و شمار کو روپوں کی گنتی کے طور پر نہیں پڑھتا بلکہ پیمانہ سمجھ کر پڑھتا ہوں کیونکہ جس جماعت نے محض للہ خدا کی خاطر قربانیاں کرنی ہے اُن کو اگر زیادہ قربانی کی توفیق ملتی ہے تو صاف پتا چلتا ہے کہ دلوں میں اخلاص کا معیار بڑھ رہا ہے ورنہ اس دنیا میں مال کی ایسی محبت پائی جاتی ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتیں جو انکم ٹیکس وصول کرنے کے لئے بہت ہی مضبوط نظام رکھتی ہیں وہ بھی ہار جاتی ہیں۔ انکم ٹیکس چوری کرنے والے اور روپیہ بچانے والے لوگ بڑی بھاری تعداد میں ہر ملک میں پائے جاتے ہیں جو قابو نہیں آتے، بہت کم ہیں جو قابو آتے ہیں سزا پاتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ میں تو کوئی جبری نظام نہیں ہے۔ یہاں تو جو بھی خدا کی راہ میں قربانی کرتا ہے اپنے دل کے جذبے کے نسبت سے کرتا ہے۔ پس کوئی غلط فہمی سے یہ نہ سمجھے کہ میں یہ اعداد و شمار، اعداد و شمار کرنے کی خاطر پیش کر رہا ہے ہرگز یہ مراد نہیں۔ میرے نزدیک تو مالی اعداد و شمار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ محض اُس وقت یہ عزت پاتے ہیں جب ان کی جڑیں خدا تعالیٰ کی محبت میں ہوں اور خدا تعالیٰ کی محبت میں جڑیں ہوں تو ایک پیسہ بھی باعث عزت اور قابل قدر ہو جاتا ہے۔ اور ایسے پیسے ضرور ہیں انسانی قربانیوں کی تاریخ میں جن کی قدر خدا کے نزدیک کروڑوں اربوں سے بھی زیادہ ہوگی کیونکہ قربانی پیش کرنے والے نے یہ پیسہ بڑی محبت سے پیش کیا ہے۔ پس دلوں پر نظر رکھیں، اپنے اخلاص کی حفاظت کریں۔ اس روپے کے پیچھے تقویٰ کی پرورش کریں اگر تقویٰ ترقی کرتا رہے اللہ کی محبت پرورش پاتی رہے تو پھر خدا کے فضل کے ساتھ چندوں کے معاملے میں جماعت ہمیشہ بے فکر رہے گی اور خدا ہمیشہ ہماری ضرورتیں خود پوری کرتا رہے گا پس مقابلے کی جو تحریکات ہیں یہ اپنی جگہ درست

ہیں لیکن حقیقت میں مقابلے سے مراد اخلاص میں مقابلہ ہے، تقویٰ میں مقابلہ ہے، خدا کو راضی کرنے کی کوشش میں مقابلہ ہے۔

اس ضمن میں میں دو تین اور بھی تحریکات جماعت کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے بوسنیا کی یتیم بچوں کے متعلق میں نے تحریک کی تھی پھر بچوں کے متعلق ہی نہیں بلکہ وہاں کے جو بڑے بالغ افراد بھی چھوٹے، بڑے، مرد، عورتیں سب اُجڑ کے آئے ہیں ان کی حالت انتہائی دردناک ہیں اور جماعت احمدیہ عالمگیر کا فرض ہے کہ اپنی توفیق کے مطابق ضرور ان کی کچھ خدمت کرے۔ اس سلسلے میں میں نے اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کیا ہے جو بہت معمولی ہے لیکن اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ حسب توفیق باقی جماعت کو بھی توفیق ملے اور پہلے میرا دستور تھا کہ جو تحریک کرتا تھا اُس کا ایک فیصد اپنی طرف سے وعدہ کیا کرتا تھا اور اُس کا اعلان بھی کر دیتا تھا تا کہ جماعت میں تحریک پیدا ہو۔ پھر میں نے یہ روک دیا اس وجہ سے کہ انسان کا نفس کا پتا کوئی نہیں کس وقت آدمی کو ڈس لے تو اگر چہ اعلانیہ قربانی کا بھی حکم ہے لیکن مخفی قربانی کا بھی حکم ہے۔ اس لئے کچھ عرصہ میں اس سے رکا رہا لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ اس سے کچھ نقصان ہوا ہے۔ جب میں اپنا چندہ ظاہر کیا کرتا تھا تو بعض ایسے خاندان تھے جو میرے ذہن میں ہیں وہ ضرور کوشش کرتے تھے کہ اُس سے زیادہ چندہ دیں جب میں نے ظاہر کرنا بند کر دیا تو اُن کا چندہ میرے چندوں سے کم ہونا شروع ہو گیا اس لئے آج میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آج جو تحریکات آپ کے سامنے رکھتا ہوں اُن میں انشاء اللہ حسب سابق کوشش کروں گا کہ کم از کم ایک فیصد ضرور اپنی طرف سے پیش کروں۔

صومالیہ کے لئے بھی یہ تحریک ہے وہاں بھی میں اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کرتا ہوں اسی طرح مسی ساگا کینیڈا کی مسجد کے لئے میں نے 12000 ڈالر اپنی طرف سے پیش کئے ہیں اور اگر چہ یہ تحریک کینیڈا کے لئے ہے لیکن اس کا اعلان اس لئے کر رہا ہوں تا کہ باہر کی دنیا میں جہاں بہت سارے حیثیت کے آدمی موجود ہیں۔ ان میں سے بعضوں کے دل میں خصوصیت سے مسجدیں بنانے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ دوسرے چندوں میں کافی کمزور ہوتے ہیں لیکن مسجد بنانے کا جذبہ بہت پایا جاتا ہے۔ بہت سے امیر ایسے خاندان بلکہ قومیں ہیں جن کو مسجد بنانے کے لئے توفیق مل جاتی ہے۔ عام چندے دینے میں ان کا دل سکڑ جاتا ہے تو اگر

ایسے کچھ خاندان ہیں جو امیر ہیں، صاحبِ توفیق ہیں اور ذوق وشوق سے کینیڈا کی دوسری مسجد میں شامل ہونے کے لئے جذبہ رکھتے ہوں۔ اُن کو بھی موقع ہے یعنی کینیڈا کے علاوہ جو چاہے اس میں اپنی طرف سے مالی قربانی کرے مسی ساگا ٹورانٹو کا ہی ایک حصہ ہے۔ٹورانٹو مختلف شہروں پر مشتمل ہے اور اُن شہروں کا اجتماعی نام ٹورانٹو ہے۔ ان میں وہ جگہ ہے یہاں ہم نے پہلی مسجد بنائی جیسا کہ آپ نے ٹیلی ویژن پر دیکھا ہوگا۔ مسی ساگا کی میئر نے بڑے زور سے یہ مجھے یاد دلایا کہ تم نے وعدہ کیا تھا کہ میں اگلی مسجد مسس ساگا میں بناؤں گا انشاءاللہ۔ تو اب اُس وعدے کو پورا کرو یہ مسجد بن گئی ہے اب ہماری طرف توجہ کرو۔ تقریب کے بعد یہ مجھے ملیں تو انہوں نے مجھے کہا کہ دیکھیں یہ صرف لفظی بات نہیں تھی میں دل کی گہرائی سے یہ بات کہہ رہی تھی۔ اب جذبے گرم ہیں اس وقت فوری طور پر توجہ دیں میں ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ اپنے نمائندے بھیجیں، بہترین جگہ کی تلاش کریں اور ہر قسم کی سہولتیں ہماری میونسپلٹی آپ کو دے گی۔ چنانچہ ان کے اس جذبے سے متأثر ہو کر میں نے اُسی وقت امیر صاحب کو ہدایت کی کہ بلا تاخیر اب آپ اس مسجد کا کام شروع کر دیں۔ جہاں تک روپے کا تعلق ہے اگر چہ جماعت کینیڈا نے اتنی بڑی قربانیاں دی ہیں اس مسجد کے سلسلے میں کہ بظاہر معلوم نہیں ہوتا کہ اتنی جلدی دوسری مسجد بنا سکیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک پر یقین ہے جو اب تک جماعت کے ساتھ رہا ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس نئی مسجد کے لئے بھی جماعت کینیڈا کو خدا کے فضل سے بہت بڑی توفیق ملے گی۔

کینیڈا کی مسجد کے نظارے آپ نے ٹیلی ویژن پر دیکھے ہیں اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ سب دنیا سے مجھے خط مل رہے ہیں۔ بعض Faxes کے ذریعے پیغام مل رہے ہیں۔ دور دور دنیا کے کونے سے لوگ لکھ رہے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں کے ساتھ جو نظارہ دیکھا یہی لگتا تھا کہ جیسے ہم اُس تقریب میں شامل ہیں اور چودہ ہزار، پندرہ ہزار میل دور سے بھی اسی قسم کی اطلاعات ملیں کہ بالکل صاف تصویر تھی بالکل صاف آواز تھی اور محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہم بھی اُس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک خط مجھے ناصر آباد سندھ سے بھی ملا وہاں میں کسی زمانے میں جایا کرتا تھا اپنی زمینوں پر وہاں ہماری کوٹھی کے ساتھ ایک بڑا صحن ہے جسے چمن کہتے ہیں حضرت مصلح موعودؓ نے بڑے شوق سے چمن کے رنگ میں باغ لگوایا تھا۔ وہاں بچوں کے ساتھ بیٹھ کے مجلسیں لگاتا تھا اور ان کو گولیاں

وغیرہ تقسیم کیا کرتا تھا۔ وہاں سے خط ملا ہے کہ ہم جو ترسے ہوئے تھے دیکھنے کے لئے ۔ اللہ نے ہماری یہ امید حیرت انگیز طریق پر پوری کی، کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ناصر آباد گاؤں میں بھی آپ کی تصویر پہنچے گی اور ٹیلی ویژن کے ذریعے آپ سے رابطہ قائم ہوگا، سارا گاؤں اُس چمن میں گیا اور اتنی صاف تصویر، ایسی صاف آواز تھی کہ یوں احساس ہوتا تھا کہ گویا ہم اس تقریب میں شامل ہیں۔ بعض غیروں نے بھی حیرت انگیز طور پر اُس تقریب پر اپنے مثبت جذبات کا اظہار کیا اور بعض ایسے پروفیسر ہیں جو اپنے اپنے ملک میں بڑی شہرت رکھتے ہیں مثلاً ایک ہنگری کے پروفیسر ہیں جو وہاں کی یونیورسٹی میں مذہب کے معاملے میں ایک سند مانے جاتے ہیں اور بین الاقوامی مذاہب کے مطالعہ میں اُن کا ایک بڑا مقام ہے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ وہ وہاں شامل ہوئے ہیں جب ہالینڈ پہنچا ہوں تو اُن کی طرف سے مجھے فیکس ملی۔ اُس فیکس میں یہ تھا کہ میں فلاں ہوں اور مجھے بھی موقع ملا اُس تقریب میں شامل ہونے کا اور میں اتنا متاثر ہوں کہ اُس کا نشہ اترتا ہی نہیں۔ میں گھر واپس آیا ہوں اُسی طرح مزا جاری ہے اور مجھے چین نہیں آرہا جب تک میں آپ کو اطلاع نہ کردوں کہ حیرت انگیز طور پر وہ کامیاب تقریب تھی اور بہت ہی خوبصورت مسجد بنانے کی آپ کو توفیق ملی اور جو نظارے ہم نے وہاں دیکھے ہیں وہ یادگار نظارے ہیں جو ذہنوں سے تلف نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اور غیر سبھی جماعت کی کوششوں کو سراہنے لگے ہیں اور جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ جو کامیابیاں عطا کر رہا ہے۔ یہی جماعت کی صداقت کا ثبوت بن کر دنیا کے افق پر چمک رہا ہے۔ یہ کامیابیاں چمک رہی ہیں اور یہ افق دن بدن روشن تر ہوتا چلا جائے گا۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ سب احمدی دنیا میں جو احمدی بھی میری آواز سن رہے ہیں وہ ان تحریکات میں حسب توفیق حصہ لیں گے۔ ہر شخص کی توفیق مختلف ہے دل کی بھی اور اموال کی بھی لیکن اگر آپ حسب توفیق حصہ لیں گے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے اموال کی توفیق بھی بڑھائی جائے گی اور آپ کے دلوں کی توفیق بھی بڑھائی جائے گی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرہ:۲۸۷) کہ خدا تعالیٰ کسی بندے پر اُس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس کا مفہوم عام طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ جب وسعت ختم ہوئی وہاں بوجھ ختم ہو گئے۔ میں اس کا مفہوم اور جانتا ہوں اور میری زندگی کا تجربہ مجھے بتاتا ہے کہ جو میں سمجھتا ہوں وہ سچ ہے۔ خدا تعالیٰ جس کی خاطر جب

آپ اپنی توفیق تک قربانی کرتے ہیں وہاں خدا ٹھہر نہیں جایا کرتا بلکہ آپ کی وسعت بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اُس وسعت کے مطابق جب آپ کو توفیق ملتی ہے تو آپ وسعت کے کناروں تک پہنچتے ہیں وہ خدا جس نے وعدہ کیا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ایک بار پھر آپ کی وسعتوں کی حدیں چوڑی کر دیتا ہے، وسیع کر دیتا ہے۔ پھر آپ کو اگر توفیق ملے اُن حدوں کو چھونے کی تو وہ حدیں آپ سے آگے بھاگتی ہوئی دکھائی دیں گی۔ پس نیکی کے معاملے میں میرا مذہب یہی ہے کہ انسان کی توفیق کی کوئی حد نہیں ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق آپ کوشش کریں اللہ تعالیٰ اُس توفیق کو بڑھاتا چلا جائے گا۔ غالب نے بھی تو کہا ہے۔

ع میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

مگر خدا نے جو جنتیں ہمارے لئے قائم فرمائی ہیں ان کی حدیں ہم سے آگے آگے بھاگتی ہیں تا کہ ہمیں خدا کی جنتوں میں بھی تنگی کا احساس نہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ ہماری برکتوں کی حدیں ہمیشہ وسیع تر کرتا چلا جائے، ہماری وسعتوں کی توفیق بڑھاتا چلا جائے پھر ہم اُس کی راہ میں اپنی وسعتوں کی حد تک قربانیاں پیش کریں پھر وہ ہماری وسعتوں کی حدیں آگے بڑھا دے تا کہ ہم کبھی یہ نہ کہہ سکیں کہ آج ہماری وسعتیں ختم ہو رہی ہیں اس لئے ہم خدا کی خاطر قربانی پیش نہیں کر سکتے۔ بعض احمدی مجھے اپنے تجربات سے مطلع کرتے رہتے ہیں اور یہ تجربہ صرف میرا ہی نہیں، اس تجربے میں تمام دنیا کی جماعت کے بعض مخلصین کا تجربہ شامل ہے۔ بسا اوقات مجھے بعض دوستوں نے خط لکھا ہے کہ ہم سمجھتے تھے کہ ہمیں فلاں قربانی کی توفیق نہیں ہے۔ دل ڈرتا تھا لیکن آخر جیسے چھلانگ لگا دی جاتی ہے خطرے میں ہم اپنے جذبے پر قابو نہ پا سکے اور ہم نے کہا ٹھیک ہے جو کچھ ہونا ہے ہو جائے۔ ہم ضرور اس قربانی میں حصہ لیں گے۔ حیرت انگیز طور پر خدا نے توفیق بڑھائی اور بعض تو ایسے عظیم واقعات ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

خاص خدا تعالیٰ کا غیب کا ہاتھ حاضر میں ظاہر ہوتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ غیب کو وہ شہود میں بدلتا ہے چنانچہ بکثرت ایسی مثالیں ہیں کہ ایک احمدی نے تنگی کے باوجود ایک ایسا وعدہ کر دیا جو اُس کی توفیق سے بہت بڑا تھا اور وہ یہ سمجھتا رہا کہ میں نے توفیق سے بڑھ کر یہ وعدہ کیا ہے شاید میں پورا نہ کر سکوں لیکن چونکہ غیر معمولی اخلاص کے ساتھ کیا تھا اس لئے اُس کو تنگ دستی کے بعد بعینہٖ اُتنی رقم ملی

جتنا اُس نے وعدہ کیا تھا اور بعینہٖ اُتنی رقم ملنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنا ہی دیتا ہے۔ یہ محض ایمان بڑھانے کی خاطر کیا جاتا ہے۔ یہ بتانے کی خاطر کہ یہ رقم ہم نے تمہاری قربانی کو قبول کرتے ہوئے مہیا کی ہے۔ اس وہم میں نہ مبتلا ہو جانا کہ اتفاقاً ملی ہے اور یہ واقعات اس کثرت سے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کینیڈا کے ایک دوست نے لکھا کہ میں نے فلاں وعدہ کر دیا تھا اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیسے پورا ہوگا؟ میرا دل رکتا نہیں تھا مگر میں مجبور تھا اور اُس کے چند دن کے بعد مجھے ایک جگہ سے چٹھی ملی کہ تمہاری اتنی رقم ہمارے ذمے بنتی ہے جو غلطی سے ہم پیشگی میں کاٹتے رہے ہیں اس لئے وہ تمہیں بھجوا رہے ہیں وہ رقم بعینہٖ اُتنی تھی جتنی اُس چندے کی رقم تھی جتنا اُس نے وعدہ کیا تھا تو ہم ایک زندہ خدا پر یقین رکھتے ہیں اس لئے کہ زندہ خدا کو روزمرہ اپنے اندر ظاہر ہوتا ہوا دیکھتے ہیں کسی فرضی خدا پر یقین نہیں رکھتے، وہ غیب سے شہود میں آتا ہے، غیب کو حاضر کرتا چلا جاتا ہے۔ جو جماعت ایسے خدا کے ساتھ زندہ ہو اُس جماعت کو کبھی کوئی نہیں مار سکتا جب تک خدا کی معیت اِسے حاصل ہے۔ پس آخری بات تو یہی ہے کہ اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں، ہماری ساری دولت ہمارے تقویٰ میں ہے ہماری ساری دولت ہمارے دل کی سچائی میں ہے، ہمارے اخلاص میں ہے، اُس محبت میں ہے جو اللہ اور اس کے پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، ان نیکیوں کی حفاظت کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا ہر قدم ترقی پر پڑے گا۔ ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا آپ ہی وہ جماعت ہوں گے جن کے قدم کہکشاں پر پڑیں گے اور دنیا سر اٹھا کر دیکھے گی کہ کیسی یہ جماعت تحت الثریٰ سے اتنی بلندیوں پر جا پہنچی ہے، ایک ہی نسخہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا کی خاطر اپنے نفس کو مٹائیں اور تقویٰ اختیار کریں، مٹی میں مل جائیں تا کہ آپ کو ثریا تک بلند کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا کہ

ع میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا (درثمین: ۱۱۷)

جس خدا نے مسیح موعود کو خاک سے ثریا بنایا ہے۔ خدا کی قسم وہی خدا آج بھی زندہ ہے۔ ہر قربانی کرنے والے کو خاک سے ثریا بناتا چلا جائے گا اور وہ خدا کبھی نہیں تھک سکتا، اُس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی رحمتوں کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ایسی اداؤں کی توفیق بخشے جن پر خدا کے پیار کی نظریں پڑتی رہیں۔ یہی ہماری دولت اور یہی ہمارا مدعا ہے زندگی

کا۔اللہ ہمیں اس کو حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا۔

آج چونکہ ابھی میں نے دوبارہ ایک مختصر سے سفر پر روانہ ہونا ہے اس لئے میں انشاء اللہ تعالیٰ نماز عصر بھی جمع کروں گا۔بعض دفعہ امام کی ضرورت کے ساتھ مقتدی کی بھی ضرورتیں بھی اس کے تابع ہونے کی وجہ سے پوری کی جاتی ہیں یعنی مطلب یہ ہے کہ امام کی ضرورتوں میں مقتدیوں کو بھی شامل کرلیا جاتا ہے۔اس لئے آپ میرے ساتھ نماز بھی جمع کریں گے اور امید رکھتا ہوں کہ سفر چونکہ للّٰہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس کی برکتوں میں بھی آپ کو شامل فرمائے گا۔